زکوۃ کی رقم سے مدرسہ کی زمین خریدنا

مجیب: مولانا محمد نور المصطفیٰ عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3721

تاریخ اجراء: 16 شوال المکرم 1446ھ / 15 اپریل 2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا مدرسہ کی زمین خریدنے کے لئے زکوۃ کی رقم دی جاسکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

شرعی طور پر زکاۃ کی ادائیگی میں تملیک (مالک بنانا) شرط ہے جبکہ مدرسے میں تملیک نہیں پائی جاتی، لہذا مدرسے کی زمین خریدنے میں یہ رقم براہِ راست استعمال نہیں کی جاسکتی، تاہم! اگر زکاۃ کی رقم کا کسی عاقل بالغ شرعی فقیر کو مالک کر دیا جائے، اور وہ قبضہ کرنے کے بعد اپنی طرف سے وہ رقم مدرسے کی زمین کی خریداری میں دے دے تو جائز ہے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے

"أما تفسیرھا فھی تملیک المال من فقیر مسلم غیر ھاشمی"

یعنی زکوۃ کا معنی یہ ہے کہ مسلمان غیر ہاشمی فقیر کو مال کا مالک بنا دیا جائے۔ (الفتاوی الھندیہ، جلد 1، صفحہ 170، دار الفکر، بیروت)

جہاں شرعی ضرورت ہو وہاں فقہاء کرام نے زکاۃ کی رقم کا حیلہ کرکے استعمال کرنے کی اجازت دی ہے۔ چنانچہ غمز العیون اور فتاوی عالمگیری میں ہے

"واللفظ للثانی "اذا اراد ان یکفن میتا عن زکاۃ مالہ لا یجوز (والحیلۃ فیہ ان یتصدق بھا علی فقیر من اھل المیت)، ثم ھو یکفن بہ المیت فیکون لہ ثواب الصدقۃ و لاھل المیت ثواب التکفین، و کذلک فی جمیع ابواب البر التی لا یقع بھا التملیک کعمارۃ المساجد و بناء القناطر و الرباطات لا یجوز صرف الزکاۃ الی ھذہ الوجوہ (والحیلۃ ان یتصدق بمقدار زکاتہ) علی فقیر، ثم یأمرہ

بعدذلک بالصرف الی ھذہ الوجوہ فیکون للمتصدق ثواب الصدقۃ ولذلک الفقیر ثواب بناء المسجد والقنطرۃ“

ترجمہ: اگر کوئی شخص مالِ زکوۃ سے میت کا کفن تیار کرنا چاہے، تو یہ جائز نہیں ہے، ہاں یہ حیلہ کر سکتا ہے کہ یہ شخص (مالِ زکوۃ) میت کے خاندان کے کسی فقیر پر صدقہ کر دے اور پھر وہ میت کا کفن تیار کر دے، تو اب مالک کے لئے صدقے کا اور اہلِ میت کے لئے تکفین کا ثواب ہو گا، **اسی طرح کا حیلہ تمام ان امورِ خیر میں کیا جا سکتا ہے، جس میں تملیک نہیں پائی جاتی**، مثلاً مساجد، پُل اور سرائے بنانا کہ ان کاموں میں زکوۃ کا مال خرچ کرنا جائز نہیں ہے اور یہاں یہی حیلہ ہو گا کہ مالک زکوۃ کی مقدار کے برابر مال کسی فقیر کو دے دے اور پھر اسے کہے کہ تو ان کاموں میں خرچ کر دے، تو اب صدقہ کرنے والے کے لئے صدقہ کا اور مسجد و پُل بنانے کا ثواب فقیر کو ہو گا۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الحیل، الفصل الرابع، جلد 6، صفحہ 392، مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلی حضرت، امام اہل سنت شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: "زکوۃ کا رکن تملیک فقیر ہے جس کام میں فقیر کی تملیک نہ ہو کیسا ہی کار حسن ہو جیسے تعمیر مسجد یا تکفینِ میّت یا تنخواہِ مدرسانِ علمِ دین، اس سے زکوۃ نہیں ادا ہو سکتی۔ مدرسہ علمِ دین میں دینا چاہیں تو اس کے تین حیلے ہیں۔۔۔ دوسرے یہ کہ زکوۃ دینے والا کسی فقیر مصرفِ زکوۃ کو بہ نیتِ زکوۃ دے اور وُہ فقیر اپنی طرف سے کل یا بعض مدرسہ کی نذر کر دے۔" (ملتقطا از فتاوی رضویہ، جلد 10، صفحہ 269، 270 رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net